Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

مسیح موعود نمبر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۳ صفر ۱۳۹۲ھ ، ۱۹ امان ۱۳۵۱ہش ، ۱۹ مارچ ۱۹۷۲ء | نمبر ۶۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ امان - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۷ امان کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۸ امان - کل ۱۷ امان کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔

خطبہ جمعہ میں حضور نے تین نہایت اہم اور ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔

(۱) حضور نے فرمایا ربوہ کے احباب کو اور یہاں کے ماحول کو صحت مند بنانے کیلئے جو مجلس صحت دو ہفتے قبل قائم کی گئی تھی اس نے کام شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں ابتدائی پروگرام کے طور پر کھلے میدانوں کو صاف کرنے کیلئے ہر جمعہ کو جو وقار عمل منایا جاتا ہے اس میں زیادہ سے زیادہ التعداد خدام اور اطفال کو حصہ لینا چاہیئے تاکہ ربوہ کی بستی صفائی اور نفاست کے اسلامی معیار پر پوری اُتر سکے۔

(۲) حضور نے فرمایا مجھے خوشی ہے کہ چند ایک منافقین کی شرارت کا علم ہونے پر اہل ربوہ نے ویسا ہی ردِ عمل ظاہر کیا ہے جو الٰہی جماعتوں کا ہوتا ہے۔ اسی سلسلے میں یہ امر ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہیئے کہ خود حفاظتی کے انسانی اخلاقی قانونی اور شہری حق کے اندر رہتے ہوئے کسی احمدی نے کسی صورت میں بھی قانون شکنی نہیں کرنی اور ہمیشہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنا ہے مگر اسکی وجہ بزدلی نہیں بلکہ خشیتِ الٰہی ہونی چاہیئے۔

(۳) حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ میں خدا کے فضل سے بکثرت ایسے اصحاب موجود ہیں جنہیں ولایت کا مقام حاصل ہے مگر چند ایک ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اپنے آپکو گدی نشینی کے رنگ میں ولی ظاہر کرتے ہیں اور جماعت میں فتنہ پھیلاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنی خوابوں وغیرہ کو اموال اکٹھا کرنے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں اور جو لوگ ان کے دھوکے میں نہ آئیں انہیں عذاب سے ڈراتے ہیں حالانکہ ایسا کرنا اسوۂ نبوی اور صفاتِ الٰہیہ کے صریحاً خلاف ہے۔ ایسے لوگوں سے جماعت کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔

آئندہ نسل کو متقی اور محنتی بنائیں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ سلسلہ اچھے نام کے ساتھ اور حقیقی معنوں میں قائم رہے تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسل کو متقی اور محنتی بنائیں"

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۵ء

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تجدید اور تائید کیلئے مبعوث فرمایا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے فیوض و برکات ظاہر کرنے کیلئے مجھے کھڑا کیا گیا ہے

"اس بات کو دل سے سنو کہ میرے مبعوث ہونے کی علتِ غائی کیا ہے؟ میرے آنے کی غرض اور مقصود صرف اسلام کی تجدید اور تائید ہے۔ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ میں اسلئے آیا ہوں کہ کوئی نئی شریعت سکھاؤں یا نئے احکام دوں یا کوئی نئی کتاب نازل ہوگی۔ ہرگز نہیں اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے تو میرے نزدیک سخت گمراہ اور بے دین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت اور نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب کوئی شریعت نہیں آسکتی۔ قرآن مجید خاتم الکتب ہے، اسمیں اب ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوضات اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایت کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہو گیا۔ وہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود ہیں اور انہیں فیوضات اور برکات کے ثبوت کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ اسلام کی جو حالت اس وقت ہے، وہ پوشیدہ نہیں۔ بالاتفاق مان لیا گیا ہے کہ ہر قسم کی کمزوریوں اور تنزل کا نشانہ مسلمان ہو رہے ہیں۔ ہر پہلو سے وہ گر رہے ہیں۔ ان کی زبان ساتھ ہے تو دل نہیں ہے اور اسلام یتیم ہو گیا ہے۔ ایسی حالت میں خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس کی حمایت کروں اور اپنے وعدہ کے موافق بھیجا ہے کیونکہ اُس نے فرمایا تھا۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ اگر اسوقت حمایت اور نصرت اور حفاظت نہ کی جاتی تو وہ اور کونسا وقت آئیگا۔ اب اس چودھویں صدی میں وہی حالت ہو رہی ہے جو بدر کے موقعہ پر ہو گئی تھی جس کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ۔ اس آیت میں بھی دراصل ایک پیشگوئی مرکوز تھی۔ یعنی جب چودھویں صدی میں اسلام ضعیف اور ناتوان ہو جائیگا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اس وعدہ حفاظت کے موافق اس کی نصرت کرے گا۔ پھر تم کیوں تعجب کرتے ہو کہ اس نے اسلام کی نصرت کی؟"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۲۵ و ۲۲۶)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ر امان ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دائمی احیاء اسلام کا عظیم الشان کارنامہ

۲۳ر مارچ کا دن ایک غیر معمولی اہمیت کا حامل یادگار دن ہے اس لئے کہ آج سے ٹھیک ۸۳ سال قبل اس مبارک دن کی مبارک ساعتوں میں ایک ہزار سالہ دورِ زوال و اضمحلال کے بعد دینِ اسلام کے ازسرِنو احیاء اور اس کی لازوال و بے مثال شریعت کے ازسرِنو قیام اور اس کے دنیا بھر میں ازسرِنو غلبہ کی ایک مضبوط و مستحکم بنیاد پڑی اور اس کی بنیادی اینٹ سچے وعدوں والے خدائے ذوالعرش نے اپنے وعدہ کے مطابق خود اپنے ہاتھ سے رکھی۔ ہماری مراد تاریخِ نوعِ انسانی کے اس انقلاب آفرین واقعہ سے ہے جو اس وقت منصۂ شہود پر آیا جب ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو موعودِ اقوامِ عالم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی حکم کے ماتحت سلسلہ بیعت کا آغاز فرما کر اعلاء کلمۂ اسلام اور اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانام ؐ کی غرض سے جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی اور پھر بعد ازاں ایک دنیا کو مخاطب کر کے خفتہ دلوں کو بیدار کرنے والا یہ پُرعظمت و پُرشوکت اعلان فرمایا:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔" (فتح اسلام)

وہ دن نوعِ انسانی اور بالخصوص رُوئے زمین کے مسلمانوں کے لئے شکر اور شکر کے سجدات بجالانے کا دن تھا اس لئے کہ اس روز خدا نے بالآخر اپنے بندوں پر یکسر ایک نئے اور غیر معمولی رنگ میں رجوع برحمت ہونے کا وعدہ پورا کر دکھایا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے اپنے وجود میں موعودِ اقوامِ عالم کی بعثت کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:۔

"سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور اپنے رسول ؐ کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ؑ کے اس زندگی بخش اعلان کے بعد آئندہ بیس سال (۱۸۸۹ء تا ۱۹۰۸ء) کا زمانہ ایسا انقلاب انگیز زمانہ ثابت ہوا کہ جس نے مذہبی دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ آپ ؑ نے ادیانِ باطلہ کے تابڑ توڑ حملوں کے خلاف اسلام کا کامیابی سے دفاع ہی نہیں کیا بلکہ اسلام کی طرف سے بیک وقت جملہ دیگر مذاہب پر پوری قوت اور شدت کے ساتھ حملہ آور ہو کر ان کے سب دم خم ڈھیلے کر دکھائے حتّٰی کہ اسلام کے بالمقابل ان کی عاجزی، لاچاری اور بے بسی آشکار ہوئے بغیر نہ رہی۔ آپ ؑ نے اسلام کے فتح نصیب جرنیل کی حیثیت میں دلائل و براہین کے میدان میں ہر دشمنِ اسلام کو حجتِ قاطعہ کی تلوار سے دو ٹکڑے کر کے رکھ دیا اور پھر ہزارہا پیشگوئیوں، خوارق اور تازہ بتازہ آسمانی نشانوں کے ذریعہ دنیا پر یہ ثابت کر دکھایا کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے، اسلام کی کتاب ایک زندہ کتاب ہے، اسلام کا رسول ؐ ایک زندہ رسول ؐ ہے اور اسی بناء پر جملہ مذاہب میں سے صرف اسلام ہی ایک زندہ اور زندگی بخش مذہب ہے اور اس لحاظ سے جملہ دیگر مذاہب کے بالمقابل اسے وہی فوقیت، امتیاز اور فضیلت حاصل ہے جو ایک زندہ انسان کو لاتعداد مُردہ لاشوں پر حاصل ہوتی ہے۔ اس طرح آپ ؑ نے دلائل کے علاوہ نشان نمائی کے میدان میں بھی تمام دشمنانِ اسلام کو بہ حجت پامال کر کے اسلام کی لازوال فضیلت روزِ روشن کی طرح آشکار کر دکھائی۔

آپ نے دلائل اور آسمانی نشانوں کی رُو سے جملہ ادیان پر اسلام کے غلبہ کو آشکار کرنے پر ہی اکتفا نہیں فرمایا بلکہ دنیا کو عملاً اسلام کے دائمی اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والے غلبہ کی بھی بشارت دی۔ چنانچہ آپ ؑ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر اپنے وصال کے بعد خلافت کے آسمانی نظام کے ازسرِنو قائم ہونے اور پھر دائمی طور پر جاری رہنے کی پیشگوئی بھی فرمائی اور اعلان فرمایا کہ اس آخری زمانہ میں خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کے قیام کا وعدہ آپ کے ذریعہ پورا ہوگا۔ آپ ؑ نے فرمایا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی ایک مجسم قدرت ہیں اور آپ کے بعد یکے بعد دیگرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے وجود ظاہر ہوتے چلے جائیں گے جو قدرتِ ثانیہ کے مظہر ہوں گے۔ وہ اپنے تعلق باللہ اور نشان نمائی نیز مجاہدانہ کوششوں کے ذریعہ اعلاء کلمۂ اسلام اور اشاعتِ نورِ حضرت خیرالانام ؐ کا فریضہ اس شان سے انجام دیں گے کہ اسلام دنیا میں عملاً غالب آتا چلا جائے گا یہاں تک کہ پورے کرۂ ارض پر محیط ہو جائے گا۔ اس وقت دنیا کا ہر متنفس اس حقیقت کا ایک زندہ گواہ ہوگا کہ آپ کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو چکی ہے کہ:۔

"اے تمام لوگو! سن رکھو یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ ۔ ۔ ۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب (اسلام) ہوگا اور ایک ہی پیشوا (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)" (تذکرۃ الشہادتین)

اس میں کیا شک ہے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی پیشگوئی کے عین مطابق آپ کے وصال کے بعد جماعتِ احمدیہ میں خلافت کا آسمانی نظام قائم ہوا جو آج کے دم تک قائم ہے اور حسب بشارت آئندہ بھی ہمیشہ قائم رہیگا۔ اس نظام کی بدولت اسلام چار دانگ عالم میں پھیل رہا ہے۔ مشرق و مغرب کی قومیں ادیانِ باطلہ کو خیرباد کہہ کر اسلام میں داخل ہو رہی ہیں اور اس طرح وہ دن قریب سے قریب تر آتا جا رہا ہے کہ جب دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا ہوگا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

پس حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنے زمانہ میں اسلام کو وقتی طور پر ہی زندہ نہیں کیا بلکہ آپ کے مبعوث ہونے کے نتیجہ میں اسلام کے دنیا بھر میں دائمی احیاء کا مستقل بنیادوں پر انتظام ہوا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب فیج اعوج کا زمانہ گزرنے کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت کا ازسرِنو قیام عمل میں آیا ہے۔ خلافت کے اس آسمانی نظام کا قیام عمل میں نہیں آسکتا تھا جب تک کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب ایمان جو ثریا پر اٹھ گیا تھا آنحضور ؐ ہی کے فرزندِ جلیل کی بعثت کے ذریعہ دوبارہ زمین پر واپس نہ آتا اور دلوں میں راسخ ہو کر ان میں مناسبِ حال اعمال بجالانے کی صلاحیت پیدا نہ کر دکھاتا۔

حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام کا یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے کہ آپ ؑ نے اسلام کے شجرِ طیبہ کو جو فیج اعوج کے ہزار سالہ دور میں مرجھا گیا تھا اور کالعدم ہونے کو تھا نئی زندگی سے ہمکنار کر دکھایا اور اس رنگ میں اس کا احیاء فرمایا کہ وہ ازسرِنو خلافت علیٰ منہاج نبوت کا طیّب و شیریں ثمر دائمی طور پر دینے اور دیتے چلے جانے کے قابل ہو گیا۔ یہ احیاءِ اسلام دائمی ہے اور اس کا ثمر بھی دائمی۔ اب اسے کبھی خزاں نہ آئے گی بلکہ بہار کی روز افزوں کیفیت ترقی کرتی چلی جائے گی۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کا دن جس روز جماعتِ احمدیہ کا قیام عمل میں آیا اسلام کے ازسرِنو احیاء اور اس کی لازوال و بے مثال شریعت کے ازسرِنو قیام کا ہی دن نہیں تھا بلکہ یہ اسلام کے دائمی احیاء، شریعتِ حقہ کے دائمی قیام اور اس طرح دنیا بھر میں اسلام کے دائمی غلبہ کے اعلان کا دن تھا۔ یہ زندہ خدا کی زندہ تجلی اور زمین پر آسمانی بادشاہت کے دائمی نزول کی بشارت کا دن تھا۔

الغرض یہ وہ روزِ سعید تھا جس کی مبارک ساعتوں میں کرۂ ارض کی پوری آبادی کو دائمی طور پر اسلام کا حلقہ بگوش بنانے اور اس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر بعثت کے دائمی مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی غایت درجہ مضبوط و مستحکم بنیاد پڑی اور اس کی بنیادی اینٹ خود خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی۔ اب وہ خود ہی ایسے مقدس و مطہر وجودوں کو ظاہر کر کے جو قدرتِ ثانیہ کے مظہر ہیں ان سے اس بنیاد پر غلبہ اسلام کی پُرشکوہ عمارت تعمیر کروا رہا ہے جو وسیع سے وسیع تر اور بلند سے بلند تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی علّت غائی اور عظیم الشّان مقصد حضورؑ کے اپنے مُبارک الفاظ میں

• وصال ذات ذوالجلال • احیاءِ اسلام • نبوّت محمدیہ کی صداقت کا اظہار

سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس زمانہ میں بعثت کی علت غائی کیا تھی اور حضور کو کن عظیم الشان مقاصد عالیہ کے لئے مامور کیا گیا۔ اس کی وضاحت حضور علیہ السلام نے اپنی پُر معارف تصانیف و تقاریر میں مختلف پیرایوں میں بڑے دلنشین جامع اور وجد آفرین رنگ میں فرمائی ہے بطور نمونہ حضورؑ کے چند ارشادات عالیہ درج ذیل کئے جاتے ہیں:

(خاکسار شیخ خورشید احمد)

بعثت کی علّت غائی — وصال ذات ذوالجلال

"ہماری بعثت کی علت غائی یہی ہے کہ رستہ منزل جاناں کے بھولے بھٹکوں، دل کے اندھوں جذام ضلالت کے مبتلاؤں۔ ہلاکت کے گڑھے میں گرنے والوں کو رہ باطنوں کو صراط مستقیم پر چلا کر وصال ذات ذوالجلال کا شیریں جام پلایا جائے اور عرفانِ الٰہی کے اس نقطۂ انتہائی تک ان کو پہنچایا جائے تاکہ ان کو احیاتہ ابدی و راحت دائمی نصیب ہو اور جوار رحمت ایزدی میں جگہ لے کر مست و سرشار رہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۸۹)

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں ..... اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۴۷)

"میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں ..... میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۲۹۳)

"انبیاء علیہم السلام کے دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے آگے ہوتا ہے۔ پس اس وقت جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی یعنی میں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۱)

"یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دنیا کے مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دار النجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔"

(حجۃ الاسلام صفحہ ۱۲-۱۳)

احیاءِ اسلام

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔" (الوصیت صفحہ ۱۱)

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے ترک کر دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کریں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے۔ اسی اسلام کو زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے رو براہ کرنے کیلئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاحِ خلق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔" (فتح اسلام)

حقارت اور ذلّت کا داغ مسلمانوں کی پیشانی سے دھویا جائیگا۔

"یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم کرنے کے لئے مامور کیا گیا ہے اور چاہتا ہے کہ صحبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑھا دیا جائے اور ایسے لوگ دن رات صحبت میں رہیں جو ایمان اور محبت اور یقین کو بڑھانے کے لئے شوق رکھتے ہوں اور ان پر وہ انوار ظاہر ہوں جو اس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہیں اور وہ ذوق ان کو عطا ہو جو اس عاجز کو عطا کیا گیا ہے تا اسلام کی روشنی عام طور پر دنیا میں پھیل جائے اور حقارت اور ذلت کا سیاہ داغ مسلمانوں کی پیشانی سے دھویا جائے اس کی بشارت دے کر خداوند نے مجھے بھیجا اور کہا کہ
"بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔" (فتح اسلام صفحہ ۲۲-۲۳)

نبوّت محمدیہ کی حقانیت

"وہ خدا جو زمین و آسمان کا خالق ہے میرے پر ظاہر ہوا اور اس نے اس آخری زمانہ کے لئے مجھے مسیح موعود کیا ..... اس نے میرے ساتھ ہم کلام ہو کر مجھے بتلایا کہ وہ نبی جس نے قرآن پیش کیا اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا وہ سچا نبی ہے اور وہی ہے جس کے قدموں کے نیچے نجات ہے اور بجز اس کی متابعت کے ہرگز ہرگز کسی کو کوئی نور حاصل نہیں ہوگا ..... وہی ایک نبی ہے جس نے توحید کا تخم ایسے طور پر بویا جو آج تک ضائع نہیں ہوا وہی ایک نبی ہے جو ایسے وقت میں آیا جب تمام دنیا بگڑ گئی تھی اور ایسے وقت میں گیا جب ایک سمندر کی طرح توحید کو دنیا میں پھیلا گیا۔ اور وہی ایک نبی ہے جس کے لئے ہر ایک زمانہ میں خدا اپنی غیرت دکھلا رہا ہے اور اسی کی تصدیق اور تائید کے لئے ہزارہا معجزات ظاہر کرتا رہا اسی طرح اس زمانہ میں بھی اس پاک نبی کی بہت توہین کی گئی اس لئے خدا کی غیرت نے جوش مارا اور سب زمانوں سے زیادہ جوش مارا اور مجھے اس نے مسیح موعود کر کے بھیجا تاکہ میں اس کی نبوت کے لئے تمام دنیا میں گواہی دوں ..... اے عزیزو! تم جو خدا کی طلب میں لگے ہوئے ہو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ سچا خدا وہی ہے جس نے قرآن نازل کیا۔ وہی ہے جس نے میرے پر تجلی کی اور جو ہر دم میرے ساتھ ہے۔" (اشتہار ملحقہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۱)

"خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے اور میرے ذریعہ سے دین اسلام کی سچائی اور تمام مخالف دینوں کا باطل ہونا ثابت کر دے گا ..... میں وہی ہوں جس کی نسبت یہ حدیث صحاح میں موجود ہے کہ اس کے عہد میں تمام ملتیں ہلاک ہو جائیں گی مگر اسلام۔ کہ وہ ایسا چمکے گا جو درمیانی زمانوں میں کبھی نہ چمکا ہوگا۔"

(تریاق القلوب)

قرآنی تعلیمات حقّہ کا اظہار

"خداوند تعالیٰ نے اس احقر العباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرما دے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔"

(براہین احمدیہ)

(باقی صفحہ ۹ پر)

جماعتِ احمدیہ کا مقصد آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اور قرآن کریم کی عظمت و شان کو پھر دُنیا میں قائم کرنا ہے

خلافتِ اسلام کی اُن برکات کے تسلسل کا نام ہے جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعے ظاہر ہوئیں

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

الٰہی جماعت کے قیام کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے ارکین کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں مدد دے۔ اور یہ ایسی بات ہے جسے انسانوں کی بنائی ہوئی تنظیم کسی صورت میں بھی سرانجام نہیں دے سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی برکات یا ان کا وعدہ اس تنظیم کے شاملِ حال نہیں ہوتا۔ برخلاف اس کے الٰہی جماعت تو شروع ہی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت اور کامیابیوں کے ہزاروں وعدوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس فرق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بعض کہتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا اور مدارس کھولنا ہی تائیدِ دین کے لئے کافی ہے مگر وہ نہیں سمجھتے کہ دین کس چیز کا نام ہے اور اس ہماری انتہائی ہستی کی انتہائی اغراض کیا ہیں اور کیونکر اور کن راہوں سے وہ اغراض حاصل ہو سکتے ہیں۔ سو انہیں جاننا چاہئیے کہ انتہائی غرض اس زندگی کی خدا تعالیٰ سے سچا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلقات نفسانیہ سے چھڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہنچاتا ہے۔ سو اس یقین کامل کی راہیں بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز نہیں کھل سکتیں۔ ...... جو آسمان سے اُترا وہی آسمان کی طرف لے جاتا ہے۔

سو اے وے لوگو! جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک و شبہات کے پنجہ میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو۔ ..... اپنی سچی رفاہیت اور اپنی حقیقی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی اپنی تدبیروں میں نہ سمجھو جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعہ سے کی جاتی ہے اور یہ اشغال بنیادی طور پر فائدہ بخش تو ہیں اور ترقیات کا پہلا زینہ متصور ہوتے ہیں۔ مگر اصل مدعا سے بہت دُور ہیں ..... امیدوں کا تمام مدار اور انحصار ان رسمی علوم کی تحصیل پر ہرگز نہیں ہو سکتا اور اس آسمانی نور کے اُترنے کی ضرورت ہے جو شکوک و شبہات کی آلائشوں کو دُور کرتا اور ہوا و ہوس کی آگ کو بجھاتا اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور سچے عشق اور سچی اطاعت کی طرف کھینچتا ہے .....

اگرچہ تم اپنی دنیوی فکروں اور سوچوں میں بڑے زور سے اپنی دانشمندی اور متانت رائے کے مدعی ہو مگر تمہاری لیاقت تمہاری نکتہ رسی تمہاری دُور اندیشی صرف دُنیا کے کناروں تک ختم ہو جاتی ہے اور تم اپنی اس عقل کے ذریعہ سے اس دوسرے عالم کا ایک ذرہ سا گوشہ بھی نہیں دیکھ سکتے جس کی سکونت ابدی کے لئے تمہاری روحیں پیدا کی گئی ہیں۔"

سو یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ انسان آسمانی روشنی یعنی الٰہی نُور کے بغیر نابینا اور اندھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو رحمٰن اور رحیم ہے انسان کو اس لئے پیدا نہیں کیا کہ وہ انسانی خیالات کے جنگلوں میں بھٹکتا پھرے۔ اسی نے تمام زمانوں میں انبیاء کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ حقیقی اور اصل مقصد کی طرف انسانوں کی راہنمائی کریں۔ اس سلسلہ میں آخری راہنما حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ نوعِ انسان کی راہنمائی کے لئے جو احکام آپؐ کو عطا کئے گئے وہ قرآن مجید میں درج ہیں اور ان کا بہترین عملی نمونہ یا اُسوۂ حسنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی حیاتِ طیبہ ہے۔ حضورؐ کے بعد خلفاء راشدین کا دَور آیا جو کہ آپؐ کے سچے جانشین تھے اور جن کے وجودوں میں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ روشنی پوری طرح منعکس تھی۔ خلافتِ راشدہ کا دَور ختم ہو جانے کے بعد مجددین انسانوں کی اس وقت تک راہنمائی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح موعود اور مہدی معہود بن کر دُنیا میں تشریف لے آئے۔ آپؑ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز اور آپؐ کے عظیم روحانی فرزند تھے اور آپؑ کی بعثت ان متعدد پیشگوئیوں کے مطابق ہوئی جو قرآن مجید اور اس سے پہلی کتب مقدسہ میں درج ہیں اور جن کا احادیث نبویؐ میں بھی ذکر ہے آپؑ کی بعثت سے شکوک و شبہات اور بے یقینی کے سیاہ بادل چھٹ گئے اور انسان ایک دفعہ پھر اپنے خالق کے قریب آ گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ انسان نے نئی زندگی حاصل کر لی۔ اور اس کی زندگی بامقصد ہو گئی اور اس نے جان لیا کہ اس کی زندگی کا حقیقی مقصد کیا ہے اور اسے کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال سے اس روشنی نے جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی تھی چمکنا بند نہیں کر دیا۔ حضورؑ کا تو وصال ہو گیا لیکن وہ روشنی اپنی جگہ پر قائم ہے اور روحوں کو باقاعدہ اور مسلسل منور کر رہی ہے اور مردوں اور عورتوں کی ان کی حقیقی منزل کی طرف راہنمائی کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو روشنی اور بصارت کے بغیر نہیں چھوڑ دیا۔ روشنی چمک رہی ہے اور اس کی شعاعیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے ذریعہ اکنافِ عالم میں پہنچ رہی ہیں۔ ان خلفاء کو چھوڑ کر نہ کہیں روشنی ہے نہ حقیقی راہنمائی۔

درحقیقت خلیفہ کسی دنیاوی انجمن کا سربراہ نہیں ہوتا اس کا انتخاب خدا خود کرتا ہے اور وہ خدا کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح ہوتا ہے اس کے ذریعہ آسمانی مقصد اور آسمانی سکیم کی دُنیا میں نمائندگی ہوتی ہے۔ یاد رکھو احمدیت کوئی انسانوں کی از خود بنائی ہوئی کلب نہیں ہے یہ ایک جماعت ہے اور جماعت بھی ایسی جس کی اللہ تعالیٰ نے خود بنیاد رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی راہنمائی کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ ہی حقیقۃً تمام روشنی کا منبع ہے۔ اس جماعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اور قرآن کریم کی عظمت اور شان کو دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ یہی جماعت انسانیت کی امیدوں کا مرجع اور اس کے درخشندہ مستقبل کی ضامن۔ خلافت قدرتِ ثانیہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کی دوسری تجلّی اگرچہ خلیفہ المہدی المعہود تو نہیں ہوتا لیکن وہ المہدی المعہود کا جانشین ضرور ہوتا ہے۔ اس کا آنا اس وقت ہوتا ہے جب المسیح الموعود والمہدی المعہود کا وصال ہو جائے۔

یہ بات تو واضح ہے کہ مہدی علیہ السلام جسمانی طور پر ہمیشہ تو اس دنیا میں نہیں رہ سکتے تھے لیکن خلافت رہ سکتی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گی۔

درحقیقت خلافت اسلام کی ان برکات کے تسلسل کا نام ہے جو مہدی موعودؑ دوبارہ دُنیا میں لائے تھے۔

(الفضل ۱۴؍مئی ۱۹۷۰ء)

مجھے قرآنِ کریم کی عظمت کے قیام کیلئے مبعوث کیا گیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ قرآن شریف کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے چودھویں صدی کے سر پر مجھے بھیجا ہے۔"
(الحکم ۲۴؍جنوری ۱۹۰۱ء)

"مجھے بھیجا گیا ہے تاکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دُنیا کو دکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جس کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔" (الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ انسانی قلوب میں حقیقی ایمان کی آبیاری

(محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

انبیاء علیہم السلام اور مامورین من اللہ کی بعثت کا مقصد اور دنیا میں ان کے آنے کی سب سے بڑی غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور خدا اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت پیدا ہو گئی ہے اس کو دور کریں اور اس کی معرفت حاصل کر کے کامل ایمان اور کامل یقین کے نور سے راہ راست پر چلنے لگیں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"اس وقت بھی جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی یعنی میں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں۔" (ملفوظات جلد سوم ص۱۱)

انبیاء کی بعثت اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے اور ہدایات پر کاربند ہونے کے نتیجہ میں تقویتِ ایمان کی عظیم نعمت لوگوں کو حاصل ہوتی ہے اور از سر نو ایمان کی آبیاری انسانی قلوب میں ہوتی ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "کتاب البریہ" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالمِ آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے حضرت مسیح نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا اور جیسا کہ ضعفِ ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہو گئی تھی اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے۔ سو میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا۔ بعد اس کے کہ بہت دور ہو گیا تھا۔ میں ان ہی باتوں کا مجدد ہوں اور یہی کام ہیں جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔" (ص ۲۵۴-۲۵۷ حاشیہ)

اللہ تعالیٰ کی یہ بھی سنت ہے کہ جب بھی دنیا میں کوئی نبی، مامور اور امام الزمان آتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہزار ہا انوار اس کے ساتھ بھیجتا ہے اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں۔ دینی تفقہ میں قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے اور عبادات کی طرف رغبت ہو جاتی ہے اور تعبد و پرستش خدا میں لذت عطا کی جاتی ہے۔ علم و معرفت میں زیادتی، ایمان و یقین میں پختگی اور ایثار و قربانی میں غیر معمولی جوش عطا کیا جاتا ہے۔ الغرض روحانیت کا ایک انتشار رہتا ہے جس کے نتیجہ میں مذکورہ باتیں حاصل ہوتی ہیں مسیح موعود کی بعثت کے ساتھ خاص طور پر اس خصوصیت کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ

"مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے (یعنی بچوں تک کو آسمانی خبروں سے بکثرت اطلاع دی جائے گی) اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتوہ ہوگا۔" (ضرورت الامام ص۵)

یہ حقیقت روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد فی الواقع ویسا ہی انتشار روحانیت و نورانیت ہوا جیسا کہ پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں ذکر تھا اور آپ کی قوت قدسیہ اور ایمان افروز صحبت و معیت اور آپ کی ہدایات پر کاربند ہونے اور آپ کی تیار کردہ راہ پر گامزن ہونے والوں نے ایمان کی ایک نئی قوت یقین کی ایک نئی روشنی، روحانیت و نورانیت کا ایک نیا جامہ پہنا اور درحقیقت وہ خدا کے ہو گئے اور خدا ان کا ہو گیا۔ ایک عظیم پختہ ایمان کی حامل جماعت آپ کی پیروی کے نتیجہ میں تیار ہو گئی۔ جس کا اعتراف دشمنوں تک نے بھی کیا۔ مسٹر والٹر کرسچن ایسوسی ایشن آف انڈیا نے اپنی کتاب "احمدیہ موومنٹ" میں اس بات کا اعتراف کیا اور لکھا۔

"میں نے ۱۹۱۶ء میں قادیان جا کر دیکھا (حالانکہ اس وقت احمد کی وفات کو ۸ سال کا عرصہ گزر چکا تھا) ایک ایسی جماعت دیکھی جس میں مذہب کے لئے وہ سچا اور زبردست جوش تھا جو ہندوستان کے عام مسلمانوں میں آج کل مفقود ہے۔ قادیان میں اگر انسان سمجھ سکتا ہے کہ ایک مسلمان کی محبت اور ایمان کی وہ روح جسے عام مسلمانوں میں بے فائدہ تلاش کرتا رہا ہو یا ذرا ملے گی۔"

اس قسم کے پاکباز، پختہ ایمان کے حامل دیانت و امانت کے پیکر، راست بازی و صداقت شعاری پر کاربند لوگوں کی جماعت خدا کے فرستادہ اور مامور من اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تیار کی۔ جماعت کا ہر ایک فرد ایمان کی ایک چٹان اور یقین کا بلند پہاڑ ہے۔ ہر فرد جماعت کی زندگی ایسے واقعات و کرامات سے بھرپور ہے جو اپنی ذات میں لذتِ ایمان کا جاری چشمہ ہے۔

خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپ کے صحابہ نے ایمان داری اور پاکبازی کا اتنا اعلیٰ نمونہ پیش کیا کہ شریف النفس انسان کو اس بات کے تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا کہ جس کی فرع اتنی اچھی اور حسین و قابلِ قدر ہے اس کی اصل کس قدر اچھی اور حسین اور قابلِ قدر ہوگی۔

خاکسار قارئین الفضل کے لئے اس مختصر مضمون میں صرف دو چار مثالیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے بعد کے زمانہ کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء راشدین کا ہے پیش کرنا چاہتا ہے جس سے بآسانی اندازہ ہو سکے گا کہ خدا کے مامور اور موعود آخر الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تعلیم اور قوت قدسیہ نے قلوب انسانی میں ایمان کی آبیاری کس اعلیٰ رنگ میں کر کے ایک دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ راست بازی میں، دیانت داری میں، زہد و عبادت میں، شہوات نفسانیہ کو ترک کرنے میں اور ایمان و روحانیت میں رنگین ہونے کی کیسی قابلِ قدر یہ مثالیں ہیں۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہیدؓ کی شہادت کا واقعہ ایک عظیم مثال ہے ایمان کی پختگی، صدق و وفا میں راسخ ہونے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی۔ خود خدا کے مسیح علیہ السلام نے فرمایا۔

"اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا۔" (تذکرۃ الشہادتین)

حضرت مولانا نور الدین خلیفہ اولؓ حضرت مولوی عبدالکریمؓ، حضرت حافظ روشن علیؓ اور حضرت سید محمد سرور شاہؓ یہ سب محبت و اخلاص اور صدق و وفا کے پیکر تھے۔ ان کے دلوں میں ایمان کی آبیاری خدا کے مسیح نے جو کی اس کے شیریں پھل ایک دنیا کے سامنے ہیں۔

ابھی گزشتہ ہفتہ کی بات ہے خاکسار کو ضلع سرگودھا کے ایک چک میں جانے کا موقع ملا۔ وہاں اسّی نوّے سال کے ایک بزرگ چوہدری فتح خان صاحب سے ملنے کا موقع ملا۔ وہ ضلع گجرات کے رہنے والے ہیں۔ یہاں اس علاقہ میں لمبے عرصہ سے زمینداری میں مشغول ہیں انہوں نے ایک عجیب واقعہ سنایا۔ کہنے لگے کہ ان کا ایک بھائی تھا جو کسی مقدمہ میں کسی مجرم کی اعانت کے سبب ماخوذ تھا۔ بڑے بڑے جبہ پوش اور سرکردہ لوگ، قرآن کریم سروں پر اٹھا اٹھا کر یہ گواہی عدالت میں دے گئے کہ ان کا بھائی اعانتِ جرم کا مرتکب نہیں تھا۔ لیکن جب عدالت میں ان کو پیش کیا گیا تو اگرچہ ہر طرح کے اثر کے ذریعہ انہیں گواہی دینے سے روکنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن عدالت نے ان کی گواہی لینے کے احکام جاری کئے۔ عدالت میں انہوں نے مومنانہ راست بازی کا نمونہ پیش کرتے ہوئے سچ سچ سارا واقعہ بیان کر دیا اور اس بات کی پرواہ نہ کی کہ سگا بھائی ان کی گواہی سے سخت سزا کا مستحق قرار پائے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہی حکم تھا کہ سچی شہادت کو چھپانا نہیں آخر ان کی گواہی سے ان کے بھائی کو اعانتِ جرم کے ثابت ہونے پر سزا ہو گئی۔ ایک دنیا حیرت میں پڑ گئی کہ دنیا میں ایسے راست باز بھی ہیں۔ ایک تھانیدار ان کے پاس آیا اور کہا کہ اگر تم مرزائی نہ ہوتے تو میں آج تمہاری بیعت کر لیتا اور تمہیں اپنا پیر تسلیم کر لیتا۔ دنیا میں ایسے بھی انسان ہیں جو بلاخوف لومۃ لائم راست بازی کا ایسا نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ اس بزرگ نے اس تھانیدار سے کہا کہ یہ ایمانداری اور راست بازی ہی مرزائیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی وجہ سے تو ہے۔ انگشت بدنداں ہو کر تھا نیدار نے اپنی راہ لی۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ جو لذتِ ایمانی اور سرور روحانی پیدا کرتا ہے اور خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور روحانیت پر جہاں دلیل ہے وہاں آپ کے ذریعہ جو انسانی قلوب میں ایمان و روحانیت کی آبیاری کی گئی ہے اس کے شاندار نتائج پر روشنی ڈالتا ہے۔ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کے علاقہ میں ایک دوست ڈاکٹر احمد دین صاحب تھے۔ انہوں نے خود مجھ سے بیان کیا اور ان کے دوستوں نے بھی کئی بار بتایا کہ ان میں شراب خوری اور دیگر عیوب انتہائی حد تک پہنچے ہوئے تھے۔ ان کی بیوی ان کی اس حالت سے سخت نالاں اور تنگ تھی اور جب بھی اپنے خاوند کو غیر حالت میں دیکھ کر غصہ میں آتیں تو بہ بار یہی کہتیں۔

"خدا کرے آپ مرزائی ہو جائیں"

اس نیک بخت خاتون کے دل پر احمدیوں کی ایمانی اور اخلاقی حالت کو دیکھ کر یہ اثر تھا کہ وہ ان عیوب سے پاک، ایماندار اور راستباز ہوتے ہیں اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر خدا کو یاد کرتے ہیں۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کا تبادلہ ایسی جگہ ہو گیا جہاں ہمارے ایک احمدی ڈاکٹر موجود تھے ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور ان کی باتوں اور اخلاق اور ایمانی کردار کو دیکھ کر انہیں شوق پیدا ہوا اور دھیرے دھیرے احمدیت کا مطالعہ کرنے لگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانیت سے لبریز اور ایمان افروز تحریرات اور نشانات کی تفصیلات نے ایسا اثر کیا کہ احمدیت کے آغوش میں بیعت کر کے آ گئے۔ جو شخص راتوں کو ادھر ادھر پھرتا اب وہ وضو اور اپنے منہ کو پاک صاف کر کے، عطر لگا کر تہجد پڑھنے لگا۔ شراب پینی یک لخت چھوڑ دی اور سب کاموں سے نفرت پیدا ہو گئی۔ اور پانچ وقت جو لغویات میں گزرتے اب ان جگہ نماز پڑھنے لگے ان کی زندگی میں انقلاب عظیم تغیر

کو دیکھ کر ان کے پرانے دوست اور علاقہ کے لوگ ورطۂ حیرت میں پڑ گئے۔ جب انہیں علم ہوا کہ یہ احمدی ہو گئے ہیں تو ان کی مخالفت ہونے لگی۔ ڈاکٹر احمد دین صاحب گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ عرصہ ہوا وفات پا گئے۔ نہایت مخلص اور نیک انسان بن گئے بلکہ ابدالوں میں سے ہو گئے تھے وہ مخالفین کی باتوں کو سن کر کہتے کہ آپ بھی عجیب لوگ ہیں۔ جب میں بد تھا بے نماز تھا میخوار تھا میری راتیں ادھر ادھر گزرتی تھیں تو آپ لوگ کچھ کہتے نہ تھے۔ اب یہ سارے عیب میں نے ترک کر دئیے۔ خدا کے حکم کو مان کر نمازیں پڑھنی شروع کر دیں۔ اس کی دین کی خدمت کے لئے قربانی کرنے لگا راتوں کو اٹھ کر خدا کو یاد کرتا اور دعائیں کرتا ہوں تو تم لوگ مخالفت کرتے ہو۔ مخالفین کہتے مرزا صاحب نے کہا تھا کہ وہ نئی زمین بنائیں گے اور نیا آسمان۔ بتاؤ مرزا صاحب نے وہ کونسی نئی زمین بنائی۔ ڈاکٹر احمد دین صاحب کہتے اور دھڑلے سے کہتے۔ بھائی وہ نئی زمین میں ہوں۔ دیکھتے نہیں۔ کیسی گندی زمین تھی اور اب بدل کر نئی زمین ہو گیا ہوں۔ نئی زمین سے مراد نیک دل انسانوں کی جماعت کو قائم کرنا تھا جو مرزا صاحب نے تیار کر دی۔ یہ جواب سن کر مخالفین خاموش رہ جاتے۔

الغرض یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ مسیح کے ہاتھ سے ایمان کی ایسی اعلیٰ آبیاری ہوئی کہ دنیا حیران ہو گئی اور خدائے رحمان نے عرش سے اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ وَفَخْرًا لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

(تذکرہ ایڈیشن سوم صفحہ ۲۳۶)

یعنی تم اس زمانہ میں بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے اور مومنوں کے لئے باعثِ فخر ہے۔

(بقیہ صفحہ ۳)

"میں نے قرآن شریف میں ایک زبردست طاقت پائی ہے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ایک عجیب خاصیت دیکھی ہے جو کسی مذہب میں وہ خاصیت اور طاقت نہیں اور وہ یہ کہ سچا پیرو اس کا مقامات ولایت تک پہنچ جاتا ہے خدا اس کو نہ صرف اپنے قول سے مشرف کرتا ہے بلکہ اپنے فعل سے اس کو دکھلاتا ہے کہ میں وہی خدا ہوں جس نے زمین و آسمان پیدا کیا۔ تب اس کا ایمان بلندی میں دور دور کے ستاروں سے بھی آگے گزر جاتا ہے۔ چنانچہ میں اس امر میں صاحب مشاہدہ ہوں۔ خدا مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے اور ایک لاکھ سے بھی زیادہ میرے ہاتھ پر اس نے نشان دکھلائے ہیں۔ سو اگرچہ میں دنیا کے تمام نبیوں کا ادب کرتا ہوں اور ان کی کتابوں کا بھی ادب کرتا ہوں مگر زندہ دین صرف اسلام کو ہی مانتا ہوں کیونکہ اس کے ذریعہ سے میرے پر خدا ظاہر ہوا۔"

(مضمون جلسہ لاہور منسلکہ چشمہ معرفت)

"خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے تا کہ وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملوں سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۱)

مسیحائے زماں کی آواز

آوازِ مسیحائے زماں آ تو رہی ہے
گلبانگِ مزامیرِ جناں آ تو رہی ہے
بدلا تو ہے بیمار نے صحت کی طرف رُخ
کمزور میں کچھ تاب و تواں آ تو رہی ہے
اعجازِ مسیحا جو نہیں ہے تو یہ کیا ہے؟
پھر مُردۂ صد سالہ میں جاں آ تو رہی ہے
منہ زور ہے گر اشہبِ تہذیب تو کیا خوف؟
پھر دین کے ہاتھوں میں عناں آ تو رہی ہے
ہے اللہ اکبر میں وہی سوزِ بلالی
پھر مسجدِ اقصیٰ سے اذاں آ تو رہی ہے
جس لَے سے تڑپ جاتا ہے شعلہ سا فضا میں
تنویرؔ وہ لَے تا بزباں آ تو رہی ہے

بہشتی مقبرہ

اے بہشتی مقبرہ اے ارضِ شہرِ نیک نام
سو رہے ہیں تجھ میں لاکھوں دین کے مخلص غلام
تیرا دامن تھام کے اُترے ہیں تیرے دیس میں
دولتِ تسکین و راحت پا گئے عالی مقام
شوکتِ اسلام اور دیں کی ترقی کے لئے
کر گئے قربان اپنی دولتِ دنیا تمام
زندگی میں رات دن بادِ خدا میں گامزن
موت پر۔ قدوسیوں میں تا ابد محوِ خرام
بہر گرا تما یہ خزانہ یہ جواہر تابناک
جن سے روشن ہے جبینِ ملتِ خیر الانام
تو درخشاں کیوں نہ ہو جوں چشمۂ آبِ بقا
دفن ہیں تجھ میں مسیحِ پاک کے رخشاں غلام
صبح ہو کہ شام ہو تیری زیارت کے لئے
آ رہے ہیں۔ جا رہے ہیں زائرین خوش کلام
شب کو پچھلے پہر جب یادوں میں کھو جاتا ہوں شوقؔ
وہ چلے آتے ہیں از راہِ کرم بالائے بام

(عبد الحمید خان شوقؔ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا"

(محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے)

اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس وحی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آج سے قریباً پون صدی پہلے مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ :-

"میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا"
(تذکرہ طبع ثانی ص ۴۵۴)

اسی سلسلہ میں ہی حضور علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ ؎

"بوئے ما چوں ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد"

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت سے لیکر جب سے کہ احمدیت کا بیج اس دنیا میں بویا گیا یہ پودا بڑی سرعت کے ساتھ دن دگنی اور رات چوگنی رفتار کے ساتھ نشوونما پاتا ہوا منازلِ ارتقا طے کر رہا ہے قرآن کریم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی نشوونما اور ترقی کا نقشہ اس طرح کھینچا گیا ہے کہ

كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ
فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ
فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ
(سورۃ الفتح)

یعنی مسیح موعود کی جماعت اس کھیتی کی طرح ہوگی جو پہلے انگوری نکالتی ہے پھر اس ننھی سی کونپل میں مضبوطی پیدا ہوجاتی ہے پھر وہ کونپل موٹی ہوجاتی ہے اور بالآخر ایک مضبوط پودے کی صورت میں اپنے تنے پر قائم ہوجاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کے بعد ہر جہت اور ہر طرف سے ہمیں یہ نقشہ پورا ہوتا نظر آ رہا ہے۔ احمدیت کے فاتحانہ قدم ہر طرف میں بڑھ رہے ہیں اور اس کے مدمقابل طاقتیں بتدریج پسپا ہو رہی ہیں۔ اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :-

أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي
الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا
مِنْ أَطْرَافِهَا أَفَهُمُ
الْغَالِبُونَ۔
(الانبیاء: ۴۵)

یعنی کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم اپنے فرشتوں کی فوجوں کے ساتھ ہر طرف سے منکرین کے ملک کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور ہر طرف سے اس کو کم کرتے چلے جارہے ہیں۔ ایمان کے ملک کی حدود وسیع سے وسیع تر ہو رہی ہیں اور انکار کرنے والوں کے ملک کی حدود دن بدن کم ہو رہی ہیں کیا اب بھی منکرین یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ غالب ہوں گے

ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اطراف تو ایسی بھی ہیں جن میں احمدیت کو اپنے مخالفین پر اللہ تعالیٰ کے چمکتے ہوئے نشانوں کے ذریعہ سے کامل غلبہ حاصل ہوچکا ہے اور کچھ اطراف ایسی ہیں جن میں احمدیت کے قدم بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ اس کی روحانی بادشاہت ہر روز وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جارہی ہے۔

(۱)

سب سے پہلے ہم روحانیت اور تعلق باللہ کو لیتے ہیں سو واضح ہو کہ اس جہت اور طرف میں مسیح موعود کی فوجوں کو اپنے مخالفین پر کامل غلبہ حاصل ہوچکا ہے۔ دنیا میں کوئی طاقت، کوئی جماعت اور کوئی فرد ایسا نہیں جو اس میدان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کا مقابلہ کر سکے اگر کوئی ایسا ہے تو مردِ میدان بن کر ہمارے سامنے آئے۔ اللہ تعالیٰ کا تعلق اور الٰہی نور اب صرف اور صرف احمدیت کی روحانی بادشاہت میں ہی ملتا ہے۔ اس کے باہر اس کا نام ونشان نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے"

کوئی نہیں جو تعلق باللہ کے تقاضوں اور علامتوں میں اور آسمانی انوار کے اظہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام کا مقابلہ کرسکے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرتیں اور تائیدات موسلا دھار بارش کی طرح جماعت احمدیہ پر برس رہی ہیں اور فرزندانِ احمدیت بھی پروانوں کی طرح شمعِ احمدیت کا طواف کر رہے ہیں۔ یہی ایک واحد جماعت ہے جس میں وہ افراد ہیں جو زندہ خدا کی زندہ تجلیات کے مورد ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض اللہ تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوتے ہیں۔ سینکڑوں اور ہزاروں ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ رؤیا صالحہ کشف اور الہام کے ذریعہ سے اور قبولیتِ دعا کے ذریعہ سے اپنے آپ کو منکشف کرتا رہتا ہے کیا دنیا میں کوئی جماعت بھی ایسی ہے جس کے افراد ایسا دعویٰ کرسکیں؟ ہرگز نہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور آپ کی اتباع کرنا لازمی شرط ہے۔ اسی طرح یہ بھی ہمارا ایمان ہے کہ یہ شرط حقیقی طور پر وہی شخص پورا کرسکتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہونے والے آپ کے فرزند جلیل یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے منسلک ہو اگر یہ بات درست نہیں تو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ ساری دنیا میں سے ہمیں کم از کم ایک شخص ہی ایسا دکھایا جاوے جو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا مخالف ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کے انوار رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس سے محبت بھرا کلام کرتا ہو۔ اس وقت ایسا ایک بھی نہیں ہو سکتا۔ اور نہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت سے پہلے خود اپنے اس ملک کی حالت پر جب نظر کرتے ہیں تو ہمیں سینکڑوں اولیاء اور اقطاب کے وجود کا پتہ ملتا ہے لیکن کیا وجہ ہے کہ حضور کی بعثت کے بعد اس قسم کے لوگ دنیا سے بالکل ناپید ہوگئے۔ اگر ایسے لوگ موجود ہیں تو صرف اور صرف آپ کی جماعت کے اندر ہی ملتے ہیں۔ اور حضورؑ کا یہ فرمان ہمیں پوری شان سے پورا ہوتا نظر آرہا ہے کہ

"آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے"

یہ ضروری نہیں کہ احمدیہ جماعت میں کمزور وجود نہ ہوں۔ دعوےٰ صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نور صرف یہیں ہے اور کہیں نہیں۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے نور کا طالب ہو تو اسکو احمدیت کی روحانی بادشاہت میں داخل ہونا پڑے گا۔ اور اس اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھنا ہوگا۔

(۲)

اب ہم ایک اور جہت اور طرف کو لیتے ہیں۔ اور وہ ہے میدان دلائل میں فتح اور غلبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں بھی مسیح موعودؑ کی فوجوں کو مخالفوں پر کامل غلبہ عطا فرمایا ہے دنیا کا کوئی مذہب اور دنیا کی کوئی "ازم" ایسی نہیں جو اس میدان میں ہمارا مقابلہ کرسکے۔ کج بحثی کرنا تو اور بات ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنی آنکھوں سے تعصب کی عینک کو اتار دے اور ایک طالب صادق بن کر احمدیت کی صداقت کے دلائل طلب کرے تو اس کو یہ دلائل چمکتے ہوئے سورج کی طرح نظر آئیں گے۔ مثال کے طور پر صرف ایک بات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ تیرہ سو سال ہوئے سرورِ دنیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ میری امت میں میرا ایک فرزند جلیل امام مہدی کی صورت میں میرا نائب بن کر مبعوث ہوگا۔ اس کے دعوےٰ پیش کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس کے دعویٰ کی صداقت پر آسمانی گواہی اور نشان ظاہر کریگا اور وہ یہ نشان ہوگا کہ رمضان کے مہینے میں چاند اور سورج کو معین تاریخوں میں گرہن لگے گا دونوں گرہن ایک ہی رمضان میں ہوں گے یہ نشان دو دفعہ ظاہر ہوگا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ۱۸۹۰ء میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا تو آپ کے اس دعوےٰ کے کئی سال گذرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے رمضان کے مہینہ میں موعود چاند اور سورج کو معین اور مقررہ تاریخوں میں گہنا کر دیا۔ یہ واقعہ ۱۸۹۴ء میں کرۂ ارض کے ہماری طرف والے نصف کرہ میں یعنی براعظم ایشیاء کی طرف رونما ہوا اور اگلے سال ۱۸۹۵ء میں زمین کے دوسرے نصف کرہ یعنی امریکہ کی طرف ظاہر ہوا اس واقعہ سے تین باتیں ثابت ہوئیں۔

اول (۱) اللہ تعالیٰ موجود ہے۔ اور اس کا علم ماضی حال مستقبل پر حاوی ہے۔ دنیا کی کوئی چیز یا کوئی واقعہ اس کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔ اور وہ اپنا غیب اپنے پیارے رسولوں پر ظاہر کرتا ہے۔

دوئم۔ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچے نبی اور مخبرِ صادق تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم الشان غیب ظاہر فرمایا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ امام مہدی ہیں جنہوں نے حسب بشارت امتِ محمدیہ میں مسیح اور مہدی بنکر ظاہر ہونا تھا۔

"اک نشان کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار"

(۳)

اب ہم ایک اور جہت اور طرف کو لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہم انکار کرنے والوں کے ملک کی طرف ہر جہت سے بڑھتے چلے آرہے ہیں۔ اور ہر طرف سے اسے کم کرتے چلے جارہے ہیں۔ سو ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دنیا میں ظہور کیا تو آپؑ کی آواز اکیلی آواز تھی اس کے بعد آہستہ آہستہ اس آسمانی آواز نے سعادتمند انسانوں کو اپنی طرف کھینچنا شروع کیا اور یہ آواز دنیا میں پھیل گئی۔ جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء میں ہوا۔ اس میں بیرونجات سے صرف ۷۵ احباب تشریف لائے۔ اگلے سال ۳۲۷ آئے اور ہر سال یہ تعداد بڑھتی رہی یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی زندگی میں آخری جلسہ سالانہ جو ۱۹۰۷ء میں ہوا اس میں سات آٹھ سو کے قریب دوست باہر سے تشریف لائے۔

پھر خلافت اولیٰ کا زمانہ آیا۔۔۔ جس کے آخری سال میں یہ تعداد تین چار ہزار تک پہنچ گئی پھر خلافت ثانیہ کے زمانہ میں ہر سال اس تعداد میں اضافہ ہوتا رہا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد ستر ہزار سے بھی تجاوز کر گئی ہے اور ان مبارک ایام میں دنیا کے ہر کونے سے شمع احمدیت کے پروانے دیوانہ وار مرکز احمدیت کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں ؎

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رخ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ایک شعر میں اپنی اولاد کے متعلق فرمایا تھا ؎

"اک سے ہزار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں"

آپ کی روحانی اولاد کے سلسلہ میں یہ دعا ظاہری طور پر بھی پوری ہو چکی ہے۔

اب ہم ایک اور جہت اور طرف کو لیتے ہیں کہ جماعت کے اموال میں کس قدر ترقی ہوئی ۱۸۸۶ء میں اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر جو پیشگوئی پسر موعود کے سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے ہوشیارپور سے شائع فرمائی اس میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

"میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا۔ اور ان میں کثرت بخشوں گا"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متبعین کو مالی قربانیوں کی بھی تحریک کی۔ ابتداً چندہ کی مقدار بہت معمولی تھی۔ یعنی۔ دفعہ بعض احباب چند پیسے چندہ دیتے اور ان کے اخلاص پر نظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ ان چند پیسوں کو قبول فرماتے اور دینے والوں کے نام اپنی معرکۃ الآراء تصانیف میں شائع فرما دیتے ان تصانیف میں ریکارڈ ہو جانے کے باعث یہ چند پیسے اور آنے دینے والے قیامت تک کیلئے زندہ جاوید بن چکے ہیں۔ اور اب یہ حالت ہے کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ مرکزی بجٹ تینوں انجمنوں کا ایک کروڑ سالانہ یا کم و بیش ہوتا ہے اس کے علاوہ طوعی طور پر دیگر مالی قربانیاں خارج از حدود حساب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی خواتین کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ متعدد مقامات پر یورپ میں مساجد تعمیر کریں۔ یہ جماعت کے صرف طبقہ نسواں کی قربانیوں کا ایک پہلو ہے۔ گویا مالی تائید و نصرت کے لحاظ سے بھی احمدیت کی روحانی بادشاہت کے خزانے وسیع سے وسیع تر ہوتے ہیں۔ اور اس کے مخالفین کو یہ توفیق ہی نہیں ملتی کہ وہ اشاعت قرآن اور اشاعت اسلام کے سلسلہ میں منظم طور پر کوئی مالی یا جانی جہاد کریں۔ یہ صرف اور صرف احمدیہ جماعت ہے جو محض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے کے لئے اپنی جان اور مال قربان کر رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس جماعت کے افراد کے دلوں کو روز بروز ان قربانیوں کے لئے بیش از پیش کھولتا جا رہا ہے۔ اللّٰھم زد فزد

(۵)

آخر میں ہم صرف ایک اور جہت اور طرف کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعودؑ کے متعلق پیشگوئی فرمائی تھی کہ

یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ

کہ مسیح موعود کسر صلیب کرے گا۔ یعنی صلیبی مذہب کو پاش پاش کرے گا۔

اس وقت یہ ایک حقیقت ہے کہ جہاں تک میدان روحانی اور دلائل کے میدان کا تعلق ہے احمدیت نے صلیب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے ہیں۔ اس وقت ہلال اور صلیب کا مقابلہ براعظم افریقہ میں بڑے زور شور سے ہو رہا ہے۔ عیسائی تنظیموں کی رپورٹیں اس امر پر گواہ ہیں کہ براعظم افریقہ میں احمدیت یلغار کرتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہے اور عیسائیت پسپا ہو رہی ہے۔ ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے اشارہ سے براعظم افریقہ میں ایک نئی تحریک "آگے بڑھو سکیم" جاری فرمائی ہے جس کے تحت نئے سے نئے شفاخانے اور سکول اس تاریک براعظم میں کھولے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی خارق عادت تائید و نصرت سے اس تحریک کو نواز رہا ہے۔ اسی تحریک کے کوائف اور تفصیلات اکثر و بیشتر روزنامہ الفضل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ ہو جاتا ہے تو وہ اپنے بندوں کے دلوں کو اس کام کے لئے کھول دیتا ہے جماعت احمدیہ کے افراد نے جس والہانہ انداز میں اس تحریک کے سلسلہ میں مالی قربانیاں پیش کی ہیں وہ خود احمدیت کی صداقت کا ایک درخشاں ثبوت ہے اور وہ دن دور نہیں کہ افریقہ کا تاریک براعظم آسمان احمدیت کے ستاروں کی ضیاپاشیوں کے ذریعہ سے عنقریب ایک بقعۂ نور بننے والا ہے۔

حرفِ آخر

الغرض اب دنیا کو نظر آ رہا ہے کہ احمدیت کی روحانی مملکت کی حدود وسیع سے وسیع تر ہوتی جا رہی ہیں۔ اور آج یہ امر حقیقت بن چکا ہے کہ احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں پر سورج غروب نہیں ہوتا اور وہ دن دور نہیں جب مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی پوری آب و تاب کے ساتھ پوری ہو گی۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی۔ اللہ تعالیٰ نے مسیح پاک علیہ السلام کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

حُکْمُ اللّٰہِ الرَّحْمٰن
لِخَلِیْفَۃِ اللّٰہِ السُّلْطَان
یُؤْتٰی لَہُ الْمُلْکُ
الْعَظِیْمُ وَ تُفْتَحُ عَلٰی
یَدِہِ الْخَزَآئِنُ
ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ وَفِیْ
اَعْیُنِکُمْ عَجِیْبٌ۔

ترجمہ:۔ "خدائے رحمان کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے اس کو ملک عظیم دیا جائے گا اور خزینے اس کے لئے کھولے جائیں گے۔ یہ خدا کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب"

تذکرہ
(ایڈیشن سوم صفحہ ۶۲۶)

وَآخِرُ کَلِمِنَا حَمْدٌ وَشُکْرٌ
لِرَبٍّ مُحْسِنٍ ذِی الْاِمْتِنَانِ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک عظیم الشان دلیل

از مکرم محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تمام ادیان باطلہ پر اسلام کو غالب کرنا تھا اسلئے آپ نے اپنی کتب میں اسلام کی حقیقت اور غیر مذاہب کی تردید میں ایسا مواد جمع کر دیا کہ بالآخر اسلام کے لئے راستہ صاف ہو گیا اور مسلم اور غیر مسلموں کو اسلام کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو گیا۔ حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کا نسل انسانی پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے عیسائیت کے دجالی فتنہ کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا اور انسانیت کی نفسانی و روحانی فضا میں ایک وسیع خلا پیدا کر دیا جس کی طرف قانون فطرت کے مطابق اسلام کے فیوض و برکات کی تیز ہوائیں اس خلا کو پھیرنے کے لئے چل پڑیں چشم فلک اب یہ نظارہ دیکھنے لگی ہے کہ دنیا کے تمام گوشوں اور کونوں میں قبولیت اسلام کے آثار پیدا ہو رہے ہیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو عظیم الشان قلمی اور لسانی جہاد فرمایا اس کا ایک پہلو یہ تھا کہ آپ نے دشمنان اسلام کو چیلنج کیا تھا کہ وہ اسلام کے بالمقابل اپنے مذاہب کی صداقت بیان کریں اور جیت جانے کی صورت میں اپنی تمام جائداد انہیں انعام کے طور پر دینے کا اعلان فرمایا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں

"مجھے یہ قطعی طور پر بشارت دی گئی ہے کہ اگر کوئی مخالف دین میرے سامنے مقابلہ کے لئے آئیگا تو میں اس پر غالب ہوں گا اور وہ ذلیل ہوگا پھر یہ لوگ۔۔۔ کیوں اس زمانہ کے کسی پادری سے میرا مقابلہ نہیں کراتے کسی پادری یا پنڈت کو لاویں کہ یہ شخص درحقیقت مفتری ہے اس کے مقابلہ کرنے میں کچھ نقصان نہیں ہم ذمہ دار ہیں پھر خدا تعالیٰ خود فیصلہ دکھا دیگا میں اس بات پر راضی ہوں کہ جس قدر دنیا کی جائیداد یعنی اراضی وغیرہ بطور وراثت میرے قبضہ میں آئی ہے بحالت دروغگو نکلنے کے وہ سب اس پادری اور پنڈت کو دیدونگا اگر وہ دروغگو نکلا تو بجز اسکے اسلام لانے کے میں اس سے کچھ نہیں مانگتا یہ بات میں نے اپنے میں جزماً ٹھہرا لی ہے اور نہ دل سے بیان کی ہے اور اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اس مقابلہ کے لئے تیار ہوں اور اشتہار دینے کے لئے مستعد بلکہ میں نے تو بارہ ہزار اشتہار شائع کر دیا بلکہ میں بلاتا بلاتا تھک گیا۔

"کوئی پنڈت یا پادری نیک نیتی سے سامنے نہیں آیا میری سچائی کے لئے اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ میں اس مقابلہ کے لئے ہر وقت حاضر ہوں اور اگر کوئی مقابلہ پر کچھ نشان دکھانے کا دعوے نہ کرے تو ایسا پنڈت یا پادری صرف اخبار کے ذریعہ سے یہ شائع کر دے کہ میں صرف یکطرفہ امر خارق دیکھنے کو تیار ہوں اگر خارق عادت ظاہر ہو جائے اور میں اس کا مقابلہ نہ کر سکوں تو فی الفور اسلام قبول کر لوں گا تو یہ تجویز بھی مجھے منظور ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۰)

کسی پادری یا پنڈت کا اس چیلنج کو قبول نہ کرنا آپ کی صداقت پر ایک برہان قاطع ہے۔ کاش کہ اہل بصیرت اس پر غور کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدمتِ اسلام کے عظیم کارنامے اور مسلمانوں کی طرف سے اُن کا کھلا اعتراف

سلطان احمد پیرکوٹی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ایسے زمانہ میں دُنیا میں مبعوث ہوئے جو ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا مصداق تھا خشکی اور تری دونوں میں فساد پھیل گیا تھا یعنی عوام اور علماء دونوں کی حالت خراب ہو گئی تھی۔ دینی علم اور ایمان میں ضعف پیدا ہو گیا تھا قرآن کریم کا علم دنیا سے اُٹھ گیا تھا اور جہالت زوروں پر تھی۔ عقائد بگڑ گئے تھے اعمال میں فساد پیدا ہو گیا تھا اور مسلمانوں کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر دشمن اسلام پر حملہ آور ہو رہے تھے ایک طرف ایک ہندو عیسائی اور دوسرے مذاہب کے پیرو اسلام کی مخالفت میں ہر حربہ استعمال کر رہے تھے تو دوسری طرف طاغوتی طاقتیں اسے نیچا دکھانے کے لئے نت نئے پینترے بدل رہی تھیں ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔ آپ نے عقائد کی اصلاح کی۔ اعمال کی اصلاح کی قرآنی شریعت کا دوبارہ احیاء فرمایا اور اسے دُنیا میں قائم کیا۔ مزید برآں مسلمانوں پر جو مُردنی اور مایوسی چھائی ہوئی تھی اسے دور فرمایا اور مسلمانوں کو احساس دلایا کہ اسلام ان کے لئے فخر کا باعث ہے اور وہ ایسی خوبیوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ جن کا دنیا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ آپ نے پہلی بار اسلام کو مدافعانہ رنگ میں پیش کرنے کی بجائے فاتحانہ رنگ میں پیش فرمایا۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کے اندر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ان میں اپنے آپ کو زندہ رکھنے کا احساس پیدا ہوا اور وہ دشمن کے مقابلہ میں میدان میں ڈٹ گئے نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کا رعب اور دبدبہ دوبارہ قائم ہو گیا اور حملہ آور مذاہب جارحانہ اقدام کی بجائے مدافعانہ رنگ اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے۔

اسلام کو جس تنزل کا سامنا ہوا یہ غیر متوقع نہیں تھا۔ بلکہ آثار نبویہ میں اس سے متعلق پیشگوئیاں موجود تھیں۔ پھر جہاں انذاری رنگ میں بعض پیشگوئیاں موجود تھیں۔ وہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو اس بات کی بشارت بھی دی تھی کہ اسلام کا یہ تنزل عارضی ہوگا اس کے بعد دوبارہ اس کی شان و شوکت کو اپنے ایک برگزیدہ رجل فارسی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا میں دوبارہ قائم کرے گا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ مُعَلَّقًا
بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ مِّنْ
فَارِسَ (بخاری)

اگر ایمان ثریا تک بھی پہنچ جائے تب بھی ایک فارسی النسل مرد اسے واپس لے آئیگا غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت مسلمانوں کے عقائد اور اعمال دونوں میں فساد پیدا ہو گیا تھا جس کی اصلاح کی غرض سے آپ دنیا میں مبعوث ہوئے۔

بڑے بڑے اور بنیادی عقائد پانچ ہیں۔ ۱۔ ایمان باللہ ۲۔ ایمان بالملائکہ ۳۔ ایمان بالکتب السماویہ ۴۔ ایمان بالرسل ۵۔ بعث بعد الموت پر ایمان۔ ان میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل ایمان باللہ یعنی اسلام کے پہلے رکن کا یہ حال تھا کہ مسلمانوں کا ایک حصہ اس خیال میں مبتلا ہو گیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی بعض صفات معطل ہو چکی ہیں مثلاً اگر خدا تعالیٰ پہلے اپنے بندوں سے کلام کرتا تھا تو اب وہ اس سے عاجز ہے وہ پہلے ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا تھا لیکن اب وہ ایسا نہیں کرتا۔ پھر بعض لوگوں نے اس کی بعض صفات کے دائرہ کو محدود قرار دے دیا تھا۔ مثلاً بعض لوگ خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت کو ایک زمانہ تک محدود کرتے تھے۔ پھر بعض مسلمانوں کے نزدیک، اس کی بعض صفات میں مخلوق کا ایک حصہ بھی شریک تھا مثلاً یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ مسیح ناصری علیہ السلام بھی خالق کی صفت سے موصوف تھے یعنی آپ نے بھی بعض پرندے پیدا کئے تھے اس قسم کی بعض اور غلط فہمیاں بھی مسلمانوں میں ایمان باللہ کے متعلق پیدا ہو گئی تھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب غلط خیالات کی تردید کی۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی شان لیس کمثلہ شیء ہے اس کا کوئی نظیر اور شریک نہیں اس کی صفات اب بھی اسی طرح کام کر رہی ہیں جیسے وہ پہلے کام کر رہی تھیں وہ آج بھی اپنے پیارے بندوں سے کلام کرتا ہے وہ آج بھی دعا سنتا ہے اور اس کو قبول کرتا ہے۔

اس کی صفات ہمیشہ جاری ہیں اور ان میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ آپ نے ایک کام یہ بھی کیا کہ مسلمانوں کی توجہ کو خدا تعالےٰ کی طرف پھیر دیا اور ان میں خدا تعالےٰ کی محبت بھر دی۔ آپ نے لاکھوں انسانوں کو خدا تعالےٰ کا مقرب بنا دیا۔

دوسرے رکن یعنی ایمان بالملائکہ کو بھی اس زمانہ میں بالکل مسخ کر دیا گیا تھا بعض لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ فرشتے گناہ بھی کر لیتے ہیں۔ وہ مادی شکلیں رکھتے ہیں اور ان مادی شکلوں میں جہاں اور جس وقت چاہیں آ جا سکتے ہیں بعض لوگوں نے انہیں محض وہمی وجود مان لیا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرشتوں سے متعلق سب بُرے خیالات کو بھی دور کیا۔ آپ نے اپنی کتب میں ملائکہ کے وجود اور ان کے کاموں پر مفصل بحث کی اور بدلائل ثابت کیا کہ ملائکہ روحانی مخلوق ہے وہ خدا تعالےٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان بطور اسباب کے ہے وہ گناہوں میں مبتلا نہیں ہو سکتی بلکہ یفعلون ما یؤمرون وہ ہر وقت احکام الٰہی کو بجا لانے میں مصروف ہے اور اپنی جگہ اور دائرہ میں رہتے ہوئے دنیا کی چیزوں پر اثر انداز ہوتے ہیں

اسلام کا تیسرا رکن ایمان بالکتب ہے اس رکن کے متعلق بھی بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ آسمانی کتب کے متعلق مسلمانوں کے ایمان متزلزل ہو چکے تھے۔ مثلاً قرآن کریم کے متعلق بعض لوگوں کا خیال تھا کہ موجودہ قرآن کریم نامکمل ہے ایک حصہ اس میں شامل نہیں۔ بعض لوگ ایک حصۂ قرآن کو منسوخ اور ناقابل عمل سمجھتے تھے بعض اسے بے ربط اور بے جوڑ کلام تصور کرتے تھے اور بعض کا خیال تھا کہ اس کے معارف محدود ہیں نیز انہیں ہر ایک حاصل نہیں کر سکتا اس قسم کے اور بھی بہت سے غلط خیالات تھے جو قرآن کریم سے متعلق پیدا ہو گئے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان غلط خیالات کو کلی طور پر دور فرمایا اور دُنیا میں یہ تعلیم پیش کی کہ قرآن کریم کامل و مکمل کتاب ہے اس کا کوئی حصہ منسوخ نہیں۔ اس کا ایک ایک لفظ ایک ایک شوشہ واجب العمل ہے اس کے معارف غیر محدود ہیں اور ہر مطہر شخص اپنی اپنی توفیق اور ضرورت کے مطابق ہر زمانہ میں انہیں اخذ کر سکتا ہے۔ اس میں نہ کوئی تکرار ہے اور نہ تقدیم و تاخیر اس کی آیت آیت اور لفظ لفظ میں باہم تعلق ہے۔ یہ اپنے ہر دعوے کی دلیل خود پیش کرتا ہے۔ اس میں تمام ضروری اور بنیادی امور بیان کر دئے گئے ہیں اور ہر زمانہ اور قابلیت کے انسان کی ہدایت کے سامان اس میں موجود ہیں۔

چوتھا رکن اسلام کا ایمان بالانبیاء ہے انبیاء کے مقدس گروہ کے متعلق بھی مسلمانوں میں بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو گئی تھیں ان کی طرف بہت سے عیوب منسوب کر دئے گئے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تعلیم پیش فرمائی کہ انبیاء کا مقدس گروہ معصوم عن الخطاء ہے وہ سچائی کا نمونہ اور اللہ کی صفات کا مظہر ہے۔ ان پر جو الزامات لگائے گئے ہیں ان میں کوئی حقیقت نہیں بلکہ وہ منافقوں کی طرف سے عائد کئے گئے ہیں غرض آپ نے اس فساد کو بھی دور فرمایا جو ایمان بالانبیاء کے رکن کے بارہ میں پیدا ہو گیا تھا۔ آپ نے انبیاء کرام کے صحیح مرتبہ کو دوبارہ قائم کیا اور ان کی عزت کی حفاظت فرمائی۔

پانچواں رکن اسلام کا بعث بعد الموت اور جنت و دوزخ پر ایمان لانا ہے۔ اس رکن کے متعلق بھی بہت سے غلط خیالات پیدا ہو گئے تھے مثلاً بعض لوگوں میں جنت کے متعلق یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ گویا وہ کوئی جسمانی لذت والی جگہ ہے۔ دوزخ کو ابدی سمجھ لیا گیا تھا۔ پھر جنت و دوزخ دونوں کو مادی چیزیں قرار دے دیا گیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس رکن سے متعلق غلط خیالات کو بھی دور کیا اور فرمایا جنت و دوزخ برحق ہیں اور یہ دونوں مادی نہیں بلکہ روحانی مقام ہیں اور دنیا کے اچھے یا برے اعمال کے پرتو ہیں جو آخرت میں جسم صورت اختیار کر کے ظاہر ہوں گے۔ آپ نے جنت سے متعلق لغو خیالات کی تردید کی اور دوزخ کے متعلق فرمایا کہ اس میں محدود وقت کے لئے گنہگاروں کو داخل کیا جائیگا اور جس طرح ہسپتال میں ایک مختصر وقت گزار کر اور تندرست ہو کر مریض اپنے گھر چلا جاتا ہے اسی طرح ایک گنہگار ایک وقت تک دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔ اور اصلاح کے بعد اسے دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ کی وسیع رحمت سے یہ بات بعید ہے کہ وہ اپنے کسی بندہ کو اس کے گناہوں کی سزا کے نتیجہ میں ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ہی رکھے۔

ان بنیادی اور اصولی عقائد کے علاوہ آپ نے ایمان کی جزئیات اور اس کے متعلق دوسرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائیکل ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط اور خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس۔ نیلہ گنبد لاہور

دوسرے چھوٹے چھوٹے ممالک میں بھی مسلمانوں کی رہنمائی کی لیکن کوئی مذہبی سلسلہ صرف عقائد کی اصلاح تک اپنے کام کو محدود نہیں رکھ سکتا کیونکہ مذہب کی غرض وغایت اعمال کی اصلاح ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عقائد کے ساتھ ساتھ اعمال کی اصلاح کی طرف بھی توجہ فرمائی اور ان سے متعلق جو غلط فہمیاں پیدا ہو گئی تھیں انہیں دور کیا۔ نیز آپ نے مسلمانوں کو قرآن کریم سے ایسے گُر بتائے کہ جن کے ذریعہ انسانی اعمال کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ آپ کی روحانی تاثیرات اور تعلیم کے نتیجہ میں دنیا میں ایک ایسی جماعت قائم ہو گئی جس کا مقام عبادات معاملات جانی ومالی قربانیوں اور تبلیغی جوش وخروش میں باقی سیاسی جماعتوں سے بلند وبالا ہے۔

آپ نے احیاء دین کا جو کام کیا اور مسلمانوں کے عقائد واعمال میں جو انقلاب پیدا کیا اس کا اعتراف مسلمانوں نے بلکہ اشد مخالفین نے بھی کیا چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر اشاعت السنہ "براہین احمدیہ" کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی جانی وقلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے۔ ہمارے الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایسی کتاب بتا دے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً آریہ سماج وبرہمو سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہے اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشاندہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی وجانی وقلمی ولسانی کے علاوہ نصرت حالی کا بیڑا اٹھایا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین اسلام کے مقابلہ میں مردانہ تحدّی کے ساتھ یہ دعوےٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام میں شک ہو وہ ہمارے پاس آکر اس کا تجربہ ومشاہدہ کرے اور اس تجربہ ومشاہدہ کا غیر اقوام کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔"

(اشاعت السنہ جلد ۷ ص ۱۶۹)

پھر تحریر فرماتے ہیں:۔

"مؤلف براہین احمدیہ نے مسلمانوں کی عزت رکھ دکھائی ہے۔ اور مخالفین اسلام سے شرطیں لگا لگا کر تحدّی کی ہے اور یہ منادی اکثر روئے زمین پر کر دی ہے کہ جس شخص کو اسلام کی حقانیت میں شک ہو وہ ہمارے پاس آئے اور اس کی صداقت دلائل عقلیہ قرآنیہ ومعجزات نبویہ محمدیہ (جس سے وہ اپنے الہامات وخوارق مراد رکھتے ہیں) بچشم خود ملاحظہ کرے۔"

(اشاعت السنہ جلد ۷ نمبر ۲ ص ۳۴۸)

صدر مجلس احرار چوہدری افضل حق صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

"مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر واشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"

(فتنہ ارتداد اور پولٹیکل قلابازیاں)

مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں کہ:

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرے کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کی یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا جو بے نظیر کتابیں آریوں اور عیسائیوں کے مذاہب کے ردّ میں لکھی گئی ہیں اور جیسے دندان شکن جواب مخالفین اسلام کو دیئے گئے آج تک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہم نے تو نہیں دیکھا۔"

(اخبار کرزن گزٹ یکم جون ۱۹۰۸ء)

مولوی عبد اللہ العمادی ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر نے لکھا:

"مرزا صاحب کی اس رحلت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ان تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ ان کی خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے ... مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گراں بار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کے جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔ اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے۔"

(بحوالہ تاثرات قادیان)

ایڈیٹر صادق الاخبار ریواڑی نے لکھا:

"چونکہ مرزا صاحب نے اپنی پرزور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام ان لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا ہے اور کر دکھایا ہے کہ حق حق ہی ہے اور واقعی مرزا صاحب نے حمایت اسلام کا حق ادا کر کے خدمت دین اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اسلام متقاضی ہے کہ ایسے اولوالعزم حامی اسلام اور معین المسلمین فاضل اجل عالم بے بدل کی ناگہانی اور بے وقت موت پر افسوس کیا جائے۔"

(تاثرات قادیان)

سید عبد القادر صاحب ایم اے پروفیسر تاریخ اسلامیہ کالج لاہور نے فرمایا:

"حضرت مرزا غلام احمد ..... نے مذہبی دنیا میں نہایت عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ ایسے وقت میں حضرت مرزا صاحب آئے جبکہ مسلمانوں کی مذہبی حالت نہایت بری ہو چکی تھی ایسی حالت سے حضرت مرزا صاحب نے مسلمانوں کو ابھارا اور مذہب کی طرف لوٹنے کی ترغیب دی۔"

(الفضل ۸ مارچ ۱۹۱۹ء)

محترم خادم صاحب مرحوم کی
احمدیہ پاکٹ بک کا بہترین خلاصہ
مع نظم پنجابی ڈاکٹر منظور احمد صاحب مرحوم بھیروی نے بڑی محنت اور قابلیت سے کیا ہے جس کا حجم تین سو صفحات
نام
امام المتقین ونجات المسلمین ہے
قیمت صرف ۵/ روپیہ مجلد سنہری نام
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور عربی قصیدہ
یا عین فیض اللہ والعرفان کا
پنجابی نظم میں ترجمہ مشہور احمدی شاعر عبد اللہ بخش صاحب تسنیم نے بڑی محنت اور قابلیت سے کیا ہے صرف ۲۵ پیسے
حکیم عبد اللطیف شاہد
گولبازار ربوہ سے حاصل کریں۔

درخواست دعا: میرا بیٹا عزیزم کامران احمد کئی دنوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا بخشے اور تندرستی سلامتی والی لمبی زندگی بخشے (شاہد احمد اسلام آباد)

تبخیر معدہ پریشانی خوف، وہم کی کامیاب علاج گاہ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۶۳۴ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

سرزمین قادیان کا اولین دواخانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ نے خود اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ کی جملہ طبی ضروریات کو بہ احسن پوری کر رہا ہے

دوائی خاص زنانہ امراض کا واحد علاج -/۶ روپے	پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے	**زود ہضم عشق** طاقت کی لاثانی دوا قیمت ۶۰ گولی -/۱۶
حب مفید النساء عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا قیمت خوراک ایک ماہ ۵/ روپے	قدیمی — اولین — شہرہ آفاق حب اٹھرا رجسٹرڈ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے	**اولاد نرینہ گولیاں** مجرب دوا فی کورس ۱۵/ روپے
حب امان سوکھے مجرب دوا فی شیشی -/۳ روپے	**ہمارا اصول** صاف ستھرے اجزاء ✶ دیانتدارانہ دواسازی عمدہ پیکنگ ✶ غریبانہ قیمت ✶ مخلصانہ مشورہ اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آ رہے ہیں	**تریاق خاص** نوجوانوں کی صحت کا نگہبان ۵/ روپے
شہزین خرابی جگر کمزوری جسم اور اٹھرا کی دوا ۳۲ خوراک ۶/ روپے		**معین الصحت** تلی بھس خرابی جگر اور یرقان کا علاج ۱۶ دن کی خوراک -/۵ روپے
تسہیل ولادت مہد لیشن کی گھڑیوں کو آسان کرنے کی دوا -/۲ روپے	**مقوی دماغ گولیاں** ذہنی کام کرنے والوں کی بہترین معاون فی شیشی ۵/ روپیہ حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۵۲۴ بالمقابل ایوان محمود ۔ ربوہ	**مقوی دانت منجن** دانتوں کی عمر اور صحت بڑھانے کے لئے فی شیشی -/۱ روپیہ

لیڈیز پارچات

خریدتے وقت ہمیشہ اپنی دکان

الفردوس کلاتھ مرچنٹ

۸۵ انارکلی لاہور کو یاد رکھیں

ہمارے ہاں

نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں میں

کریپ پرنٹ، کاٹن پرنٹ، ٹشو، ساٹن، بروکیڈ شنیل، کشمیری شالیں اور سٹولز کا تازہ سٹاک موجود ہے

تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں،

الفردوس کلاتھ مرچنٹ ۸۵ انارکلی لاہور

مرض اٹھرا کا شافی علاج **حبوب مفید اٹھرا** ہمہ گولیاں ۲۰ روپے **ناصر دواخانہ ربوہ** فون ۶۳۴ **گول کچہری بازار لائل پور** فون ۲۰۵۴

نظر و دھوپ کی عینکوں

کی

مشہور دکان

ممتاز آپٹیکل سروس

ڈاکٹر ممتاز احمد دندان و عینک ساز

کچہری بازار لائل پور

ہوالشافی

حیوانات کا مہلک

اپھارہ

اکسیر

کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب
غیر مفید ہو تو دالیسی قیمت کی رعایت
فی پیکٹ ایک روپیہ درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک ۵۰/ ذمہ کمپنی۔ تفصیلی لٹریچر مفت

کیور ٹو ہیڈ لیبن کمپنی رجسٹرڈ
۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کیلئے

اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔
ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کیلئے

بہترین تحفہ

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں، (دیبج)

ہر قسم کا چمڑا

کنوس کے ٹرنک سوٹ کیس

ہولڈال ہینڈ بیگ۔ سامان لیڈیز۔ سفر کی ضروریات کا سامان اور جہیز میں دیئے والے تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیں۔

ایم الہی بخش حسین بخش ۱۳۱ انارکلی لاہور

مذہبی کتب

اردو۔ عربی۔ اور انگریزی زبانوں میں خریدنے کے لئے ہمیشہ یاد رکھیں۔ اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ۔ ربوہ

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے **نور نظر** اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ** فون نمبر ۵۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب تنویر کی ادبی خدمات نوجوان طبقہ کیلئے مشعلِ راہ ہیں

بزمِ اردو تعلیم الاسلام کالج کی خصوصی نشست میں سابق مدیر الفضل کو شاندار خراج تحسین

۱۱ر مارچ ۱۹۷۲ء کو بزمِ اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیرِ اہتمام ایک خصوصی نشست انعقاد پذیر ہوئی جس میں الفضل کے سابق ایڈیٹر جناب روشن دین تنویر مرحوم اور اردو زبان کے مشہور شاعر ناصر کاظمی مرحوم کو ان کی ادبی خدمات پر شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا گیا اس خصوصی نشست کی صدارت سرگودھا بورڈ کے سیکرٹری جناب غالب احمد نے کی۔ ڈاکٹر پرویز پروازی نے "تنویر کا ادبی مرتبہ" کے عنوان سے مقالہ پڑھا جس میں معاصر ادب کا جائزہ لیتے ہوئے تنویر مرحوم کی ادبی خدمات کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا۔ آپ نے اس امر کا خاص طور سے ذکر کیا کہ احمدیت قبول کرنے سے قبل معاصر ادبی رسائل میں جناب تنویر کی نظمیں اور غزلیں تواتر کے ساتھ چھپتی تھیں اور اس دور کے نقاد انہیں بہت بڑا شاعر گردانتے تھے لیکن احمدی ہونے کے بعد تنویر مرحوم نے اپنا رنگ یکسر بدل لیا اور اپنے فن کو احمدیت کی ترویج و اشاعت کے لئے وقف کر دیا۔ اور اس طرح اپنے فن کی بلندی اور عظمت کو قائم رکھتے ہوئے سلسلہ کی گراں بہا قلمی خدمات انجام دیں اور یہ خدمات نئی نسل کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔

اس مقالہ کے بعد پروفیسر محمد علی چوہدری پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے ناصر کاظمی مرحوم کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صاحب صدر نے ناصر کاظمی کے غیر مطبوعہ مجموعہ کلام پہلی بارش کے کچھ حصے پڑھ کر سنائے۔ اور بعد ازاں تنویر مرحوم کی شاندار خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ان کے کلام کی اشاعت کا فوری انتظام ہونا چاہیئے تاکہ ایسے نئی نسل کے لوگ اپنے بزرگوں کے ادبی کارناموں سے بیگانہ نہ ہو جائیں۔

اس نشست کے دوسرے دور میں دونوں مرحوم شعراء کی یاد میں ایک مختصر سی محفل شعر و سخن بھی ہوئی۔ جس میں جناب نسیم سیفی صاحب نے تنویر اور ناصر کاظمی کے بارہ میں اپنی نظمیں سنائیں۔

جناب عبدالسلام اختر، جناب ڈاکٹر نصیر احمد خاں، جناب پروفیسر محمد علی چوہدری، جناب ڈاکٹر پرویز پروازی۔ اور جناب غالب احمد کے علاوہ طلباء میں سے ریاض اکبر اور عبدالکریم خالد نے بھی کلام سنایا۔

نتیجہ امتحان دینیات سالانہ میٹرک سنہ ۱۹۷۲ء

میٹرک کے سالانہ دینیات کے نتیجہ میں بفضل تعالیٰ اول فاطمہ شریف بنت مولوی محمد شریف صاحب گرلز ہائی سکول ۹۶/۱۰۰ نمبر حاصل کر کے رہی ہیں اور "نصرت جہاں طلائی تمغہ" کی حقدار قرار پائی ہیں۔ دوم صبیحہ ناصر بنت چوہدری محمد امین صاحب فضل عمر جونیئر سکول ۹۳/۱۰۰ اور سوم خالدہ پروین بنت نور محمد صاحب نصرت گرلز سکول نے ۹۰/۱۰۰ نمبر حاصل کئے۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے مبارک فرمائے۔

(خاکسار مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ کی بقایادار مجالس کے عہدیدار توجہ فرمائیں

ابھی تک بعض مجالس بقایادار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی منشاء کو پورا کرنے کے لئے کوئی کوشش کی جائے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کوشش میں برکت نہ ڈالے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ضرورت صرف تھوڑی سی توجہ اور صحیح خطوط پر کوشش کی ہے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

کلمات طیبات

یعنی

ملفوظات

مکمل سیٹ دس جلدوں میں۔ ہدیہ ۹۰/- روپے

علاوہ محصول ڈاک

نوٹ: جلد اول اس وقت دکان میں ختم ہے باقی ۹ جلدوں کی رعایتی قیمت ۸۰/- روپے

ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ فون ۲۸۱

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

کے پرنٹ شدہ

خوبصورت اور دلکش نقرئی انگنیک پیڈ خریدیئے

ملنے کا پتہ

نصرت آرٹ پریس گولبازار ربوہ

پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے احباب جماعت اسٹیٹ بنک کی اجازت دیا اندرون ملک و بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں فون کے ذریعہ اور خط کے ذریعہ سے ہر قسم کی معلومات مہیا کی جاتی ہے

ملک عبدالحفیظ منیجر ۵۵۵

احمدیہ ٹورز جی ایس اے پی آئی اے۔ ربوہ

یک روزہ بچھیاں، چوزے، لیور کی خوراک، ٹیکے

ملنے کا پتہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

ریٹ

یک روزہ بچھیاں نوے فی صد چن کر ۳/۰۰ روپے پیکنگ ۳ فی صد زائد۔ ۱۰۰۰ یا زائد خریدار کو ۱۰ فی صد زائد

یک روزہ مرغ ۵۰/- روپے سینکڑہ۔ (منیجر)

بندوق

پستول ریوالور۔ کارتوس وغیرہ

ہر قسم خریدنے کے لئے!

قریشی محمود الحسن اسلحہ ڈیلر

کچہری بازار سرگودھا

چندہ جلسہ سالانہ کی شرح

ماہانہ آمد کا ۱/۱۰ اور

سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ ہے

یہ چندہ لازمی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد)

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون نمبر ۶۴۷۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ مرکزیہ کی طرف سے سالِ رواں کا دوسرا امتحان جو مارچ کے آخر میں ہونا تھا۔ اس کے نصاب میں اب لیکچر سیالکوٹ کی بجائے ضرورت الامام ہوگی۔ کیونکہ لیکچر سیالکوٹ بازار سے مل نہیں رہی

تمام لجنات نوٹ کر لیں اور اب ضرورت الامام کی تیاری کروائیں۔

(امتحان سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

جرمولین نئی و پرانی خارش، داد، چنبل، کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کیلئے زود اثر مرہم قیمت ایک روپیہ حمید دواخانہ عبداللہ پور لائلپور فون ۶۹۰۶